قربانی اور اسلام

اسرار و حکم

تجدید ملتِ ابراہیمی

بندگی اور سپردگی کی عظیم یادگار

(تلخیص و انتخاب ۔ ادارۂ الحق)

- ★ حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ
- ★ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
- ★ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ
- ★ شیخ الطریقت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ
- ★ حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ
- ★ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

قربانی

حقیقتِ اسلامی کی اصلی آزمائش

(از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم)

—— اور سب سے آخر یہ کہ جب حقیقتِ اسلامی کی آخری مگر اصلی آزمائش کا وقت آیا تو وہ اسلام ہی تھا جس نے ابراہیم کے ہاتھ چھری دی تاکہ فرزندِ عزیز کو ذبح کرکے ماسوی اللہ کی قربانی کرے۔ اور اسلام ہی تھا جس نے اسماعیل کی گردن جھکا دی۔ تاکہ اپنی جان عزیز کو اسکی راہ میں قربان کردے جبکہ اس نے پوچھا:

قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۔ (پ ۲۳ ع ۷) اے فرزندِ عزیز! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا تجھے اللہ کے نام پر ذبح کررہا ہوں۔ پھر تیرے خیال میں یہ بات کیسی ہے۔

تو یہ وجودِ ابراہیمی کی بلکہ "اسلام" ہی کی صدا تھی اور پھر جب اس کے جواب میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ:

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ اے باپ یہ تو گویا اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کا اشارہ ہے۔ اسکو بلا تامل انجام دیجئے اگر اسی خدا کی مرضی ہو تو آپ دیکھ لیں گے کہ میں صبر کرنے والوں میں سے ہوں۔ (پ ۲۳ ع ۷)

تو یہ بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نہیں بلکہ "اسلام"

ہی کی صدا تھی۔ پھر جب باپ نے بیٹے کو مینڈھے کی طرح سختی سے پکڑ کر زمین پر گرایا تو وہ اسلام ہی کا ہاتھ تھا جو ابراہیم کے اندر سے کام کر رہا تھا۔ اور جب بیٹے نے اس ذوق وشوق کے ساتھ جو مدتوں کے پیاسے کو آبِ شیریں سے ہوتا ہے۔ اپنی گردن مضطرب ہو کر چھری سے قریب کر دی تو وہ حقیقتِ اسلامی ہی کی محویت کا استیلا تھا جس نے نفسِ اسمٰعیل کو فنا کر دیا تھا۔ اور اسی فنا سے مقامِ ایمان کو بقا رہے۔

سلامٌ علٰی ابراھیم کذٰلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المؤمنین (پ ۲۳ ع ۷)

بس سلام ہو حقیقتِ اسلامی کی قربانی کرنے والے ابراہیمؑ پر ہم مقامِ احسان تک پہنچنے والوں کو (بقائے دوام) کا بدلہ ایسا ہی عطا فرماتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں سے تھا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق   صد منزل ست و منزلِ اول قیامت ست

—— اللہ اللہ اس نیرنگ سازِ ازل کے کاروبارِ محبت کی بوقلمونی کو کیا کہیئے کہ اس حریمِ محبت کی ساری آرائش دوستوں کے خون کے چھینٹوں اور مضطرب لاشوں کی تڑپ سے ہی ہے۔ دوستوں کو کٹواتا ہے۔ مگر دشمنوں کو مہلت دیتا ہے —— باپ کے ہاتھ میں چھری دیتا ہے۔ کہ بیٹے کو قتل کرے اور بیٹے سے کہتا ہے کہ خوش خوش گردن جھکا دے کہ یہاں جان دینا ہی نہیں بلکہ جان دینے کو روزِ عیش و نشاط سمجھنا بھی شرط ہے ؎

آہ ایں چہ دوستی ست سرہائے یکدگر   خویشاں بریدہ بردہ قاتل نہادہ اند

ابراہیم کے دل میں اپنی محبت کے ساتھ بیٹے کی محبت گوارا نہ ہوئی اور اسمٰعیل کے پہلو میں اپنے گھر کو دیکھا تو محبت نفس و جان کی پرچھائیں نظر آئی۔ ع

عشق ست و ہزار بدگمانی

غیرتِ الٰہی نے اسکو بھی منظور نہیں کیا۔ حکم ہوا کہ پہلے محبت کے مکان کو ایک ہی مکین کے لئے خالی کر دو۔ پھر اس طرف نظر اٹھا کر دیکھنا —— الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ - محبت کی عشق آموزی کا پہلا سبق غیرت ہے —— اور یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء (پ ۵ ع ۳)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے درگذر کر سکتا ہے مگر اس کو کبھی معاف نہیں کر سکتا۔ کہ تم اسکی محبت میں کسی دوسرے کو شریک کرو ——